یونٹ II

دستکاری کا احیا

4 ہینڈلوم اور دستکاری کا احیا

آزادی کے بعد نئی منتخب حکومت نے صنعت کاری کا راستہ چنا۔ صنعتوں اور اس کی ترقی پر زور نے دوسو سال کی نوآبادیاتی حکومت کے دوران دستکار برادری کو ہونے والے نقصانات میں مزید اضافہ کیا۔ بہرحال، گاندھی جی کی وفات کے بعد ان کے بہت سے پیروؤں نے ہندوستان کی دستکار برادریوں کے تحفظ اور فلاح و بہبود کے لیے کئی قسم کی سرکاری اسکیموں اور پروگراموں کی شروعات اور ان کے فروغ کے لیے کام کیا۔

مرکزی اور ریاستی حکومتوں نے یہ تسلیم کیا کہ اپنے مزدور افزا کردار اور ملک کے طول وعرض میں وسیع پیمانے پر پھیلے ہونے کے سبب دستکاری ایک اہم اقتصادی سرگرمی ہے۔ اگر اسے تعاون دیا جائے جائے تو تجارت اور برآمدات کے ذریعہ اس سے ملک میں سرمایہ آئے گا۔ سرکاری اسکیموں کا مقصد ملک کے دستکاروں کو معاشی اور سماجی فوائد دلانا اور ان کے کاموں کو ملکی اور غیر ملکی بازاروں میں فروغ دینا تھا۔ دستکاری کے فروغ کے لیے حکومت کے پروگراموں کے چار اہم مقاصد تھے:

1۔ دستکاریوں کا فروغ؛

2۔ تحقیق اور ڈیزائن تیار کرنا؛

3۔ تکنیک کا فروغ؛

4۔ مارکیٹنگ۔

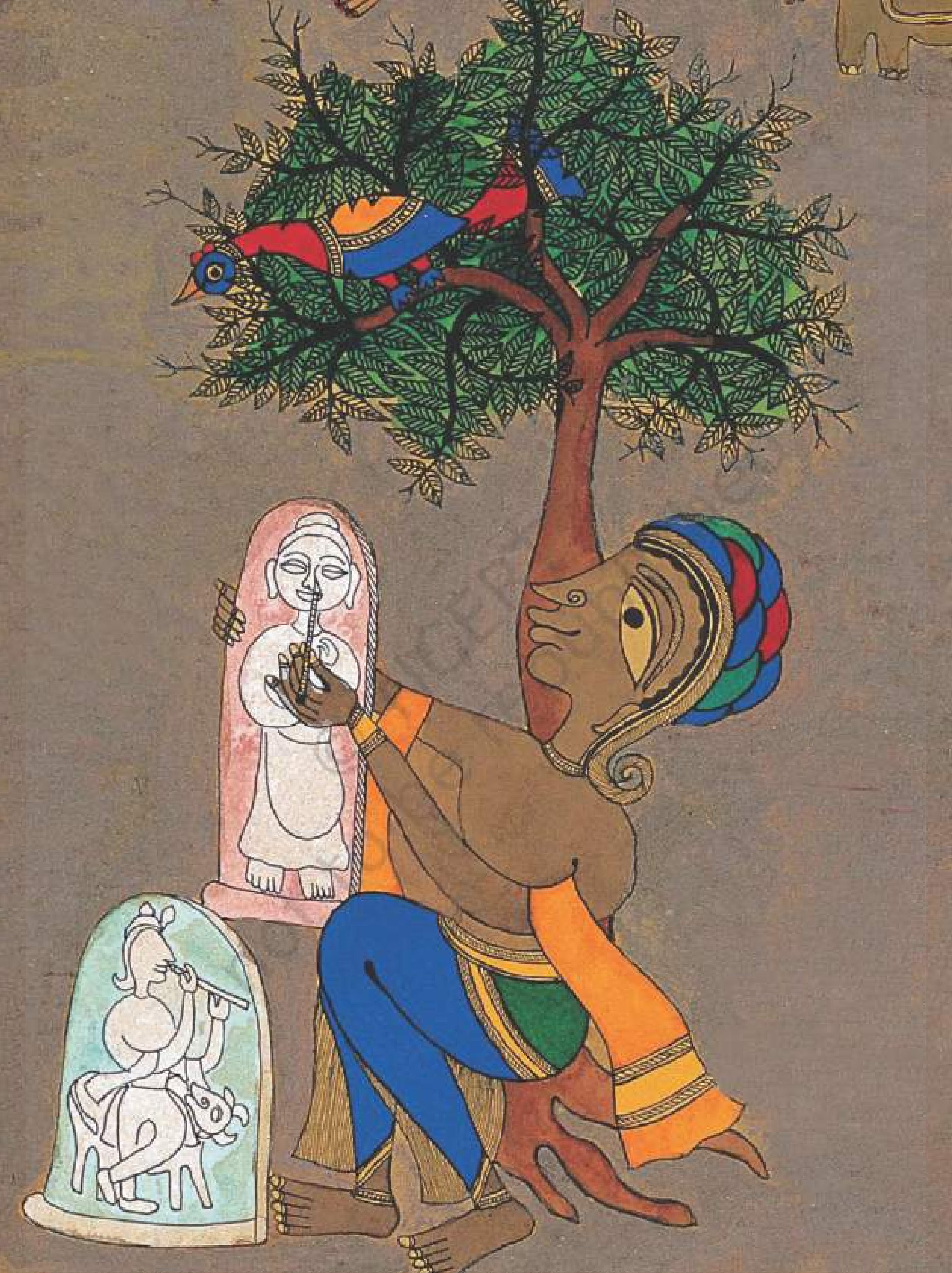

آج ملک میں 15,431 دکانیں ہیں جن میں سے 7,050 کے وی آئی سی کی ملکیت ہیں۔ یہ پورے ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہیں۔ کمیشن کی جانب سے منعقدہ نمائشوں میں دستکاری کی اشیا کو بین الاقوامی سطح پر بھی فروخت کیا جاتا ہے۔

کل ہند دستکاری بورڈ

حکومت کو دستکاری کے مسائل پر صلاح دینے، اس میں بہتری لانے اور اسے فروغ دینے کے طریقوں کے سلسلے میں تجویز دینے کے لیے کل ہند دستکاری بورڈ 1952 میں قائم کیا گیا۔ ہندوستان کے آئین کے مطابق دستکاری کا فروغ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس لیے دستکاری شعبہ میں بنیادی پہل ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے جانب سے ہونی ناگزیر تھی۔

بورڈ نے چنندہ دستکاری اور ڈیزائن کے فروغ کے شعبہ میں تربیت فراہم کرانے کے لیے، ڈیزائن اور تربیت میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے، دستکاروں کے ذریعہ استعمال کیے جانے والے اوزاروں اور ان کی تکنیک میں بہتری لانے کے لیے نیز سہولیات کی توسیع کے لیے اور اندرونی اور بیرونی دونوں طرح کی منڈیوں میں مارکیٹنگ نیٹ ورک کو وسعت کے لیے کئی نئی اسکیمیں شروع کیں۔

کملا دیوی چٹوپادھیائے

کملا دیوی چٹوپادھیائے (1988-1903) نے دستکاری کے تحفظ اور فروغ اور ہندوستان کے دستکاروں کے وقار اور ان کی ترقی کے لیے اپنی زندگی کو وقف کر دیا تھا۔ وہ ایک مجاہد آزادی بھی تھیں۔ اس کے ساتھ وہ تھیئٹر سے بھی جڑی ہوئی تھیں اور انسانی حقوق کی سرگرم کارکن تھیں۔ انھوں نے جواہر لعل نہرو اور مہاتما گاندھی کے ساتھ مل کر کام کیا۔ آزادی کی تحریک کے دوران وہ کانگریس پارٹی کی ممتاز شخصیتوں میں سے تھیں اور بعد میں شوسلسٹ پارٹی سے وابستہ ہوگئیں۔

وہ کل ہند دستکاری بورڈ کی صدر ہونے کے ساتھ ساتھ انڈین کواپریٹو یونین کی صدر بھی رہیں۔ وہ ورلڈ کرافٹس کونسل کی نائب صدر بھی رہیں۔ انھوں نے ہر سطح پر ہندوستانی دستکاری کی عمدہ روایت کے کاز کو بلند کیا اور دستکاری کے شعبہ میں نمایاں کارکردگی کے لیے قومی ایوارڈ کی شروعات بھی کی۔ ہندوستان کے ہر کونے اور گاؤں کے سفر کے دوران انھوں نے یہ پایا کہ عدم توجہی اور سرپرستی کی کمی کے سبب دستکاری کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ انھوں نے ان دستکاریوں کی نشاندہی بھی کی جنھیں ختم ہونے سے بچانے کی ضرورت تھی۔ انھیں میگ سیسے ایوارڈ اور واٹامُل ایوارڈ سے نوازا گیا۔ وشو بھارتی یونیورسٹی، شانتی نکیتن نے انھیں 'دیشی کوٹما' کی اعزازی ڈگری سے بھی نوازا گیا۔ انھوں نے کئی کتابیں اور متعدد مضامین لکھے۔ ان کی کتاب 'دی ہینڈی کرافٹس آف انڈیا' میں پہلی مرتبہ ہندوستان کی چھوٹی اور بڑی دستکاریوں کو تفصیلی دستاویز کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

لیکن ان کے مطابق برطانوی دور حکومت میں کئی دستکاریاں خطرے میں تھیں اور وہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتیں اور ہندوستان کی دستکاری کی وراثت ہمیشہ کے لیے گم ہو جاتی۔ صحیح معنوں میں وہ آزاد ہندوستان کے دستکاروں کی ماں ہیں۔

© NCERT not to be republished

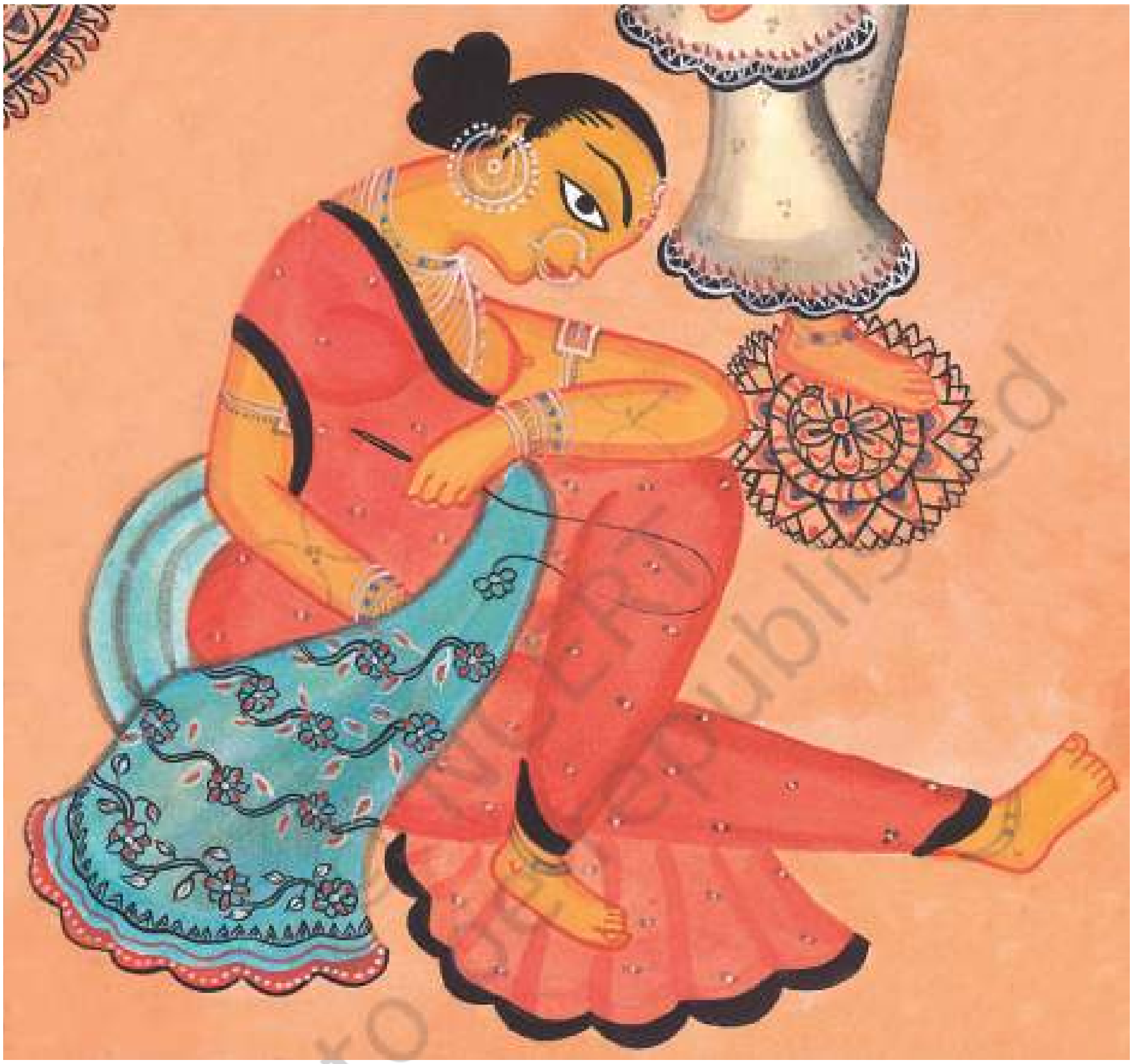

1. دستکاری کا فروغ

1950 اور 1960 کی دہائیوں میں ہندوستانی دستکاروں کے تحفظ اور ان کی ترقی کے لیے ملک کی ہر ریاست میں کھادی اور دیہی صنعت کمیشن (کے وی آئی سی)، گھریلو صنعتوں کا مرکزی ایمپوریم، ہینڈلوم اور دستکاری برآمدات کارپوریشن، علاقائی ریاستی دستکاری اور ہینڈلوم فروغ کارپوریشن، کل ہند ہینڈلوم بورڈ، بنکروں کے لیے سروس مراکز اور ڈیزائن مراکز اور بنکروں کے لیے کو امدادی باہمی کی انجمنیں قائم کی گئیں۔

میں سے کئی ادارے تربیت کے ساتھ اشیا بنانے کے کام میں بھی لگے ہیں جبکہ کچھ تنظیمیں خاص طور سے مارکیٹنگ پر توجہ کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں وسیع پیمانے پر رضا کار تنظیمیں ہیں جنھیں کرافٹ کونسل کہا جاتا ہے۔ ان کی شاخیں کئی ریاستوں میں ہیں اور یہ عالمی کرافٹ کونسل سے منسلک ہیں۔

پُپل جیکر

پُپل جیا کر (97-1916) نے صحافی بننے کے لیے اپنی تعلیم شروع کی لیکن بعد میں وہ دستکاری اور ہینڈلوم کپڑوں کے ترقیاتی کاموں کی جانب راغب ہوگئیں۔ انھوں نے کل ہند دستکاری اور ہینڈلوم بورڈ اور آرٹ اور ثقافتی وراثت کے ہندوستانی قومی ٹرسٹ کی صدر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ انھوں نے کافی سفر کیے اور میلوں، امپوریا اور اپنی عالمانہ تحریروں کے ذریعہ ملک بھر میں دستکاروں اور ان کی روایتوں کے فروغ کے لیے کام کیا۔

2. تحقیق اور ڈیزائن تیار کرنا

خاص نوعیت کے ڈیزائن تیار کرنے کے لیے مستند وسائل اور سامان کی نشاندہی ضروری تھی۔ ہندوستان میں متعدد میوزیم ہیں جن میں دستکاری اشیا کے خوبصورت نمونے رکھے ہوئے ہیں۔

یہ میوزیم مختلف علاقوں میں فروغ پانے والی دستکاری کی تاریخ کی تحقیق اور مطالعہ کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ دستکاری کے مطالعہ سے ہمیں ہندوستان میں دستکاری کی روایت کے اختراعی عنصر کے بیش قیمت ریکارڈ ملتے ہیں جن سے پتا لگتا ہے کہ ماحولیاتی صورتِ حال اور تاریخی جبر و اکراہ کے سبب درپیش نئی چنوتیوں کی وجہ سے ان میں کس طرح تبدیلیاں رونما ہوئیں اور کس طرح یہ برقرار پائیں۔

ڈیزائن کا فروغ

کل ہند ہینڈی کرافٹس بورڈ نے 1952 میں اپنے قیام کے فوراً بعد اس بات کو تسلیم کیا کہ دستکاری کی صنعت کی بازآبادکاری کے لیے دوسرے ترقیاتی اقدام کے ساتھ ڈیزائن تیار کرنے کا مسئلہ کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ ہندوستان اور غیر ممالک دونوں طرح کے صارفین کے مذاق پر پورے اترنے والے نئے ڈیزائن کو تیار کرنے کے لیے دستکاروں کو تعاون کی ضروت ہے۔ کل ہند ہینڈی کرافٹس بورڈ نے اس کے لیے بنگلور، ممبئی، کولکاتا اور دہلی میں علاقائی ڈیزائن ڈیولپمنٹ مراکز قائم کیے۔ ان میں سے ہر ایک مرکز میں اوزاروں، تکنیک اور خام مال پر تحقیق کرنے کے لیے ایک تکنیکی شعبہ قائم کیا گیا۔ کل ہند ہینڈی کرافٹس بورڈ کے ذریعہ قائم کیے گئے بنکر سروس مراکز نے ملک بھر میں ہینڈلوم صنعت کو ڈیزائن اور تکنیکی رہنمائی فراہم کی۔

© NCERT not to be republished

مرکزی کارپوریشن

ہینڈی کرافٹ اینڈ ہینڈلوم ایکسپورٹ کارپوریشن آف انڈیا (ایچ ایچ ای سی) اسٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن آف انڈیا کی ضمنی تنظیم ہے اور اس کا قیام 1962 میں عمل میں آیا۔ براہ راست برآمدات کے میدان میں کارپوریشن کی پالیسی یہ تھی کہ نئے بازار بنائے جائیں اور روایتی بازاروں کو وسعت دی جائے۔ ایسی نئی اشیا متعارف کرائی جائیں جو بیرونِ ملک صارفین کی مانگ کے لحاظ سے موزوں ہوں۔

مرکزی گھریلو صنعت کارپوریشن پرائیوٹ لمیٹڈ ایک رجسٹرڈ سوسائٹی ہے جو نئی دہلی کی مرکزی گھریلو صنعت امپوریم (سی سی آئی ای) کے زیرِ نگرانی ہے۔ یہ ہندوستانی دستکاری کی اشیا کی اہم ترین خردہ فروخت کی تنظیم ہے۔ سی سی آئی ای کی شاخیں ممبئی، کولکاتا، چنّئی اور جے پور میں قائم ہیں۔

رضاکار سماجی تنظیمیں

حکومت متعدد سماجی تنظیموں کو تعاون دیتی ہے جن میں دستکاری کے شعبہ میں سرگرم غیر منافع بخش رجسٹرڈ تنظیمیں اور کارپوریشنیں شامل ہیں۔ ان کا بنیادی مقصد غریب کاریگروں کو کام فراہم کرانا ہے۔ ان

نئے زمانے کے تقاضوں سے بھی واقفیت رکھتے ہوں کیونکہ یہ ایسے خواص ہیں جو اچھے ڈیزائن کے فروغ کے لیے ضروری ہیں۔

ڈیزائن کے مطالعے

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ڈیزائن (این آئی ڈی) احمد آباد میں چارلس ایمس کے پیش بینی پر مبنی مشورے کے نتیجے میں قائم کیا گیا۔ اس کا خیال تھا کہ مسائل کے حل کے لیے دستکاری ہندوستان کا بے مثال وسیلہ ہے۔ ایمس نے کہا کہ ہندوستانی دستکار اپنے روّیے، ہنر اور ہندوستانی دستکاری کی روایت کے بارے میں مہیا معلومات سے استفادہ کرتے ہوئے آزاد ہندوستان کے صنعتی دور کو نئے مفاہیم فراہم کر سکتے ہیں۔ زیادہ مقدار میں مصنوعات کی پیداوار کے ساتھ ساتھ انتہائی اہم بات یہ ہے کہ ہاتھوں سے بنائی جانے والی اشیا کو ان کا مقام عطا کرنے کے لیے تعاون کیا جائے۔ ہندوستانی دستکاری کو محفوظ کرنے کے لیے انگریز اسکالروں نے سو سال قبل دستاویز کاری شروع کی تھی اور اب قومی سطح پر اس کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے اور اسی لیے این آئی ڈی کے طلبہ کو ہندوستانی دستکاری کی وراثت کو ضبطِ تحریر میں لانے اور ان کی تشریح و تعبیر کرنے کی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔

حساس ڈیزائن، پیداوار اور مارکٹنگ کے ساتھ ساتھ دستکار برادریوں، ان کے روایتی طریقہ کار، بازار اور ساز و سامان، ان کی قیمت اور لاگت کی جزئیات، اوزاروں اور کام کرنے کی جگہ کے بارے میں سمجھنے کے لیے تحقیق نے بنیاد فراہم کی ہے۔

نئے مواقع کی دانشورانہ تلاش کے لیے فروغ اور تنوع عطا کرنے والی کوششوں نے دستکاروں اور تربیت یافتہ ڈیزائنروں کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا۔ این آئی ڈی کا نصاب اس طریقۂ کار کا مظہر ہے۔ طلبہ اور اساتذہ دستکاری کے مسائل کا مطالعہ کرتے ہیں تا کہ روایتی ہنر کے ساتھ ان بڑے طبقوں کی معاشی تشویش کو سمجھا جا سکے جن کے قدیم زمانے سے چلے آ رہے بازار بڑے پیمانے پر مستقل طور سے تبدیل ہوتے جا رہے ہیں۔ اس طرح نئے صارفین کے لیے مسائل کے حل سے جڑی سرگرمیاں اور ڈیزائن مارکٹنگ سے جڑے ہوئے ہیں۔

— این آئی ڈی ویب سائٹ www.nid.edu

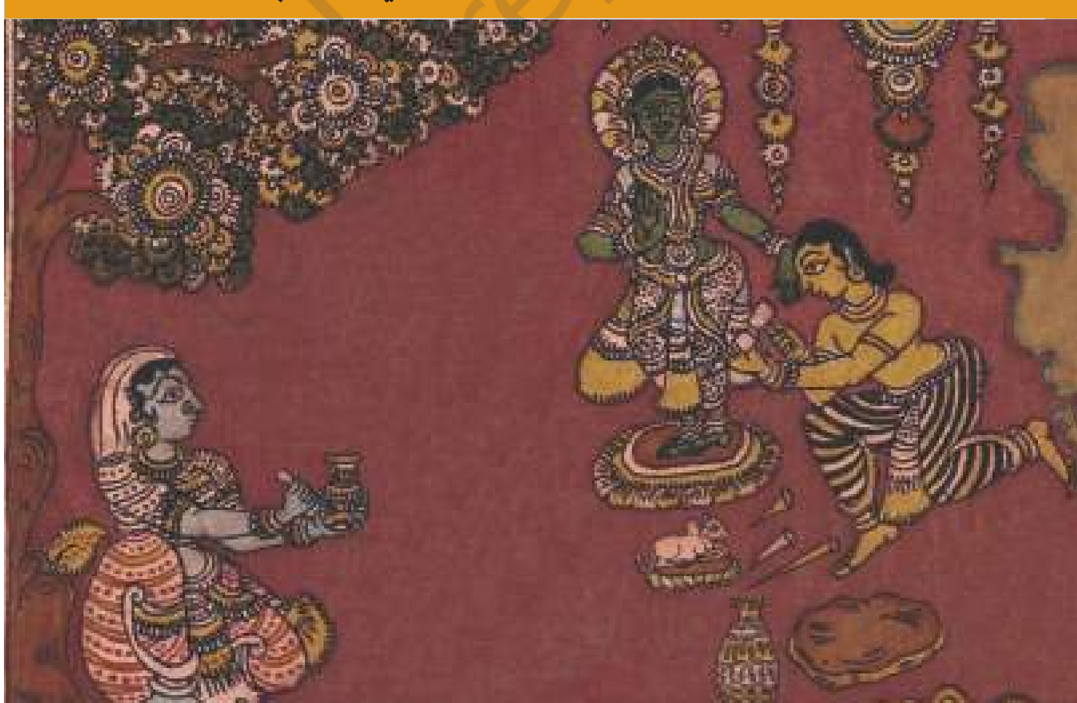

3. تکنیک کا فروغ

دستکاری کے شعبہ میں اوزاروں اور کام کرنے کے طریقوں کی ترقی انتہائی حساس شعبہ ہے کیونکہ انتہائی روایتی طریقوں اور اوزاروں میں تبدیلی کے لیے خاصی دانشوری اور نزاکت درکار ہے۔عمومی طور پر دستکاری کے لیے کوئی بھی نیا اوزار ہونا چاہیے:

- کم خرچ ہو؛
- چھوٹی انفرادی اور امدادِ باہمی کائیوں کی استطاعت میں ہو اور ان کے لیے کارآمد ہو؛
- مجموعی صلاحیت میں اضافہ کرے؛
- لاگت میں کمی کا سبب ہو؛
- مزدوروں کی نقل مکانی کا موجب نہ ہو؛
- انسانوں اور ماحولیات کے لیے نقصاندہ نہ ہو؛

ریاستی حکومتوں نے کئی ڈیزائن اور تکنیکی مراکز قائم کیے ہیں جہاں منتخب دستکاریوں سے وابستہ دستکار، کاریگر اور ڈیزائنرز مل کر نئے ڈیزائن اور نئی اشیا بنانے کا کام کرتے ہیں۔ ایسے ڈیزائنرز مقرر کرنا بہت اہم ہے جو ذوق اور تکنیکی مہارت کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرسکیں اور جو روایت کی پاسداری کے ساتھ

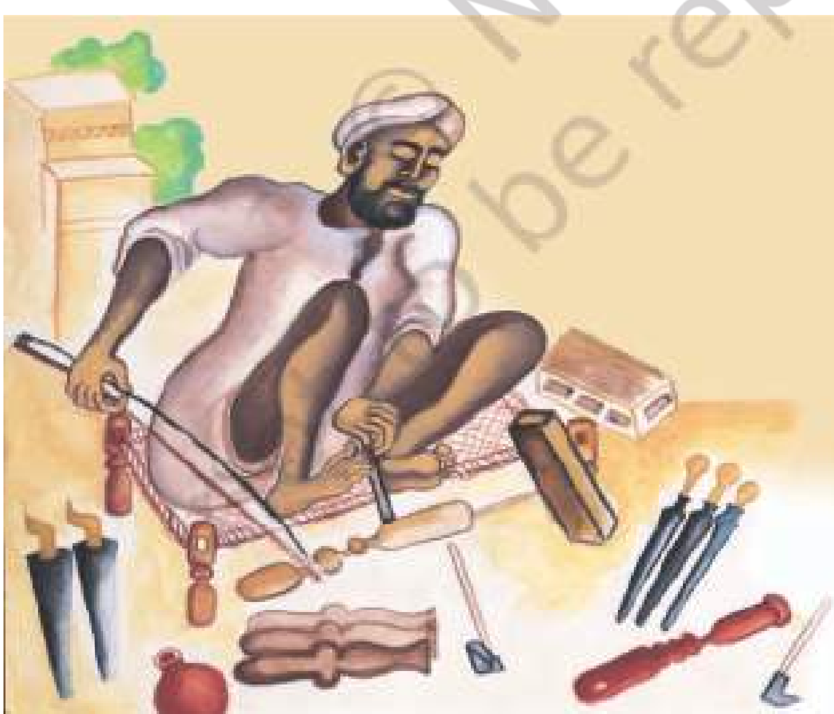

© NCERT not to be republished

ضرورت ہے۔ دستکاری کی اشیا کی مارکٹنگ ایک سنجیدہ معاملہ ہے کیونکہ ہاتھوں کی ہنرمندی سے بنائی گئی ان اشیا کا مقابلہ مشین سے بڑے پیمانے پر تیار کی جانے والی مصنوعات سے ہے جسے کافی جوش کے ساتھ فروخت کیا جاتا ہے۔ پھر یہ کہ دستکاری کی اکائیاں عام طور پر چھوٹی ہوتی ہیں اور وسیع پیمانے پر طرح طرح کی چیزیں بناتی ہیں۔ دیسی بازار اور برآمداتی تجارت کے لحاظ سے الگ الگ ہیں۔

کل ہند گھریلو صنعت بورڈ کا قیام 1948 میں عمل میں آیا تھا اور اس نے گھریلو صنعت کی پیداوار کی مارکٹنگ کے لیے مرکز اور ریاستوں میں امپوریم کے قیام کی تجویز پیش کی۔ 1949 میں دہلی میں مرکزی گھریلو صنعت امپوریم قائم کی گئی اور بیشتر ریاستوں نے اپنے یہاں امپوریم قائم کیے۔ آج ملک میں تقریباً 250 امپوریم ہیں۔ اس کے علاوہ ہاتھ کے بنے کپڑے اور ہاتھ کی بنی دیگر اشیا کے فروخت کے لیے متعدد کھادی بھنڈار کی دکانیں اور دیگر شوروم ہیں۔

یہ امپوریم کاریگروں اور ان کو امداد باہمی کی انجمنوں سے بلاواسطہ خریدتے ہیں۔ امپوریموں نے کاریگروں کے لیے مناسب اجرت اور قیمت طے کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ انھیں تشہیر سمیت مارکٹنگ کی جدید تکنیکوں سے متعارف کراتے ہیں۔ کچھ اہم عوامی امپوریموں نے بڑھتی مانگ کے پیش نظر چیزیں تیار کرنے کی اپنی یونٹیں قائم کرلی ہیں۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ

پیکیجنگ

ہندوستانی دستکاری کے معاملے میں پیکیجنگ ایک ایسا اہم شعبہ ہے جس میں خاطر خواہ ترقی نہیں ہوئی ہے۔ پیکیج ڈیزائن انتہائی اہم اس لیے بھی ہے کہ اس سے متاثر ہوکر خریدار خریداری پر آمادہ ہوتا ہے۔

ممبئی کا انڈین انسٹی ٹیوٹ آف پیکیجنگ اپنے یہاں اور دہلی، چنئی، حیدر آباد اور کولکاتا کی اپنی شاخوں میں پیکیجنگ کا ایک سرٹیفکیٹ پروگرام چلاتا ہے اور معاوضہ کی ادائیگی پر پیکیج تیار کرنے کی خدمت بھی انجام دیتا ہے۔ یہاں پر پوسٹ گریجوئٹ ڈپلوما کورسز اور فاصلاتی تعلیمی پروگرام ہیں جنھیں ایشین پیکیجنگ فاؤنڈیشن (اے پی ایف) سے منظوری حاصل ہے۔ کچھ کمپنیاں جو پیکیجنگ مٹیریئل اور تیار شدہ پیکیج بناتی ہیں وہ پیکیجنگ کے مسائل کے حل کرنے میں بھی مدد کرتی ہیں۔ آج ماحولیات کے تئیں دوستانہ پیکیجنگ کے متبادل کی تلاش جاری ہے اور اس سے کاروبار کے نئے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔

آج ہم جتنی بھی چیزیں استعمال کرتے ہیں سب کو پیکیجنگ کی ضرورت ہے۔ 2010 میں ہندوستان کی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) 8.5 فی صد تھی جبکہ پیکیجنگ صنعت کی ترقی 15 فی صد رہی۔ ہندوستان میں 65,000 کروڑ روپے کی پیکیجنگ صنعت ہے اور اندازہ ہے کہ اس میں 2015 تک 20-18 فی صد کا اضافہ ہوگا۔ صرف کاغذ کی پیکیجنگ 7.6 ملین ٹن پر مشتمل ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ کاغذ کی کل پیداوار کا 40 فی صد حصہ پیکیجنگ میں استعمال ہوتا ہے۔ پیکیجنگ کا ماہر مصنوعات کے تحفظ اور اس کی نوعیت کے مطابق کیمیائی اور میکانکی انجینئرنگ کے متعلق اپنے علم کی بنیاد پر صحیح قسم کا پیکیجنگ کا ساز وسامان اور ان کی صحیح شکل کا انتخاب کرتا ہے۔ ڈیزائنر اور فن کار پرکشش اور آنکھوں کو مسحور کرنے والی پیکیجنگ کی ڈیزائننگ کرتے ہیں اور انھیں اس طرح تیار کرتے ہیں جو الماریوں میں رکھے جانے کے بعد زیادہ قیمتی معلوم ہوتی ہیں۔

— دی ٹائمز آف انڈیا، 26 جولائی 2010

4. مارکٹنگ

ہندوستان میں دستکاری کو فراوانی اور قوت سماجی-واقتصادی اور تہذیبی صورتِ حال سے ملی ہے۔ یہ روایتیں اور سماجی تانے بانے تیزی سے مٹے جا رہے ہیں۔ دستکاری کو اس معاشی تبدیلی کی موجودہ رفتار سماج کے بدلتے مزاج اور مارکٹنگ سے خاص طور سے خطرہ لاحق ہے اور اس لیے اس کے تئیں مخصوص رویہ اپنانے اور اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ اسے صرف مناسب مالی تعاون ہی کی نہیں بلکہ فکر و تخیل کی بھی

© NCERT not to be republished

مشق

1. آپ کے خیال سے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی اسکیموں میں دستکاری کے فروغ کے کس شعبہ کو اولیت دی جانی چاہیے؟
2. مندرجہ ذیل نکات کو ترجیحی اعتبار سے ترتیب میں رکھیے اور وضاحت کیجیے کہ ان میں سے ہر ایک شعبہ کو کیا کرنا چاہیے اور یہ بھی بتائیے دستکاری کے فروغ کے لیے یہ کیوں ضروری ہے:
   - **اشتہار-** نمائشوں کے انعقاد اور ان میں شرکت کے ساتھ
   - **فلاحی سرگرمیاں-** ضعیفی میں دستکاروں کو پنشن اور دیگر سہولتیں فراہم کرنا
   - **پیداوار کے لیے اجتماعی سہولت مراکز-** اوزاروں اور آلہ جات کی فراہمی، خام مال کے ڈپو اور ان کو حاصل کرنے کے مراکز
   - **مارکٹنگ-** ریاستی دستکاری کے فروغ اور مارکٹنگ کارپوریشنوں کے لیے مالی تعاون اور امپوریم اور فروخت کے لیے ڈپو کا قیام۔
   - **تحقیقی مراکز قائم کرنا-** ڈیزائن کو مضبوطی فراہم کرنے اور روایتی ہنر کے تحفظ کے لیے
   - **تربیتی اسکیم** - اس کے تحت ریاستوں مرکز کے زیر انتظام علاقوں اور ان کے باہر دستکاری، ڈیزائن اور مارکٹنگ میں تربیت دینا شامل ہے۔
   - دستکاروں کے لیے ایوارڈ اور دوسری حوصلہ افزا چیزیں
   - **امدادِ باہمی کی انجمنیں-** امدادِ باہمی کی انجمنوں کے لیے مالی اور تکنیکی تعاون
   - **سروے-** برآمدات کے لحاظ سے اور دیہی یا قبائلی دستکاری کی اشیا کا سروے
   - **دستکاری گاؤں کا قیام-** دستکاری کمپلکس
   - **اداروں کا قیام،** ہندوستانی دستکاری کے فروغ کے لیے
3. ایک ایسے مقامی شخص کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے جس نے دستکاری اور دیگر فنون کی ترقی میں خدمات انجام دی ہوں۔
4. کھادی/دستکاری کی ایک مقامی سرکاری دکان کے بارے معلومات حاصل کیجیے اور اس کے مسائل اور اس کی کامیابیوں پر بحث کیجیے۔

© NCERT not to be republished

برطانیہ، امریکہ، یورپ اور جاپان میں ہندوستان کے بین الاقوامی فسٹیول کے سلسلے کا تصور پُپل جیکر 1980 کے عشرے میں پیش کیا۔ ان میلوں نے ہندوستان کی تاریخی وراثت اوراس کی روحانی اور تہذیبی قوت کو اجاگر کیا۔ وشوکرما، آدیتی، گولڈن آئی، پودوپاووا ور کاسٹیومس آف انڈیا جیسے دستکاری کے مختلف میلوں نے متعدد نوجوان ڈیزائنروں کو متعارف کرایا اوراس کے نتیجے میں وہ ہندوستانی دستکاری اور دستکاری مصنوعات کے احیا اوران میں تبدیلی کے محرک بنے۔

حکومت کے ذریعہ ریاستی ہیڈ کوارٹر میں چلائے جانے والے ایموریم دستکاری کی بین ریاستی تجارت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

دستکاری کے لیے انعامات، ایوارڈس اور اسکیمیں

پہلے دستکار شاہی سرپرستوں سے اپنے ہنر کی داد وصول کیا کرتے تھے اور یہ سرپرستی نسل در نسل ان کے خاندان میں جاری رہتی۔ 1965 سے دستکاروں کی عزت افزائی کے لیے کل ہند دستکاری بورڈ غیر معمولی ہنر کے ماہر دستکاروں کو سالانہ قومی ایوارڈ دیتی ہے۔ اس کے تحت قومی ایوارڈ سے نوازے گئے ہر دستکار کو صدر جمہوریہ کے ہاتھوں ایک امتیازی تختی، ایک شال اور نقد رقم دی جاتی ہے۔ یہ دستکاروں کی زندگی میں ایک نادر اور بڑے انتظار کے بعد آنے والا لمحہ ہوتا ہے۔ اس امتیاز کے تئیں ان کے ردعمل کا مشاہدہ کسی جذباتی تجربہ سے کم نہیں*۔

ہندوستان کی آزادی کی 25ویں سالگرہ (1972) کے موقع پر کل ہند دستکاری بورڈ نے پورے ملک سے گنے چنے چند دستکاروں کو دستکاری میں ان کی بے پایاں مہارت اور پرواز خیال کے لیے مخصوص ایوارڈ سے نوازا تھا۔ دستکاروں کو پنشن دینے کی اسکیم بھی شروع کی گئی ہے۔ دستکار برادری کو ایک قسم کا سماجی تحفظ فراہم کرنے کی جانب یہ پہلا قدم ہے۔

© NCERT not to be republished

* قومی ایوارڈ حاصل کرنے والے دستکاروں کے نام اوران کے پتوں کی فہرست کل ہند دستکاری بورڈ کی ویب سائٹ پر موجود ہے